بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ — ۹ تبوک ۱۳۴۶ ہش — ۴ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ — ۹ ستمبر ۱۹۶۷ء — نمبر ۲۰۲

اللہ تعالیٰ کی معجز نمائی اور اس کے فضل کے نتیجہ میں سفر یورپ کے دوران

اسلام کا پیغام وہاں کے کروڑوں انسانوں تک پہنچ گیا

اگر ہم کروڑوں روپے بھی خرچ کرتے تو اِس پیغام کی اتنے وسیع پیمانہ پر کبھی اشاعت نہ کر سکتے

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے نشانوں کو دیکھ کر ہر احمدی کا سر ہمیشہ اس کے حضور میں جھکا رہنا چاہیئے

اہل ربوہ کی طرف سے پیشکردہ سپاسنامہ کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ ستمبر کو نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں اہل ربوہ کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سفر یورپ کے نہایت ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔ حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی معجز نمائی اور اس کے فضل کے نتیجہ میں اس تبلیغی سفر کے دوران اسلام کا پیغام اور خدائی پیشگوئیوں کے بموجب آئندہ رونما ہونے والی ہولناک عالمگیر تباہی پر مشتمل انتباہ یورپ کے کروڑوں افراد تک پہنچ گیا ہے۔ اور ان پر یہ بات اچھی طرح واضح کر دی گئی ہے کہ وہ اسلام قبول کر کے اپنے خالق کی طرف رجوع کریں۔ ورنہ ان کا ایک ہولناک تباہی کی نذر ہو جانا جو قیامت کا نمونہ ہو گی یقینی ہے۔

حضور لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ اس جلسہ میں سفر یورپ سے اپنی کامیاب و بامراد مراجعت پر اہل ربوہ کی طرف سے پیشکردہ سپاسنامہ کے جواب میں تقریر فرما رہے تھے۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور فضل و رحمت کے ان عظیم الشان نشانوں کا ذکر کرنے کے بعد جن کے نتیجہ میں اسلام کا پیغام کروڑوں یورپی عوام تک پہنچانا ممکن ہوا فرمایا! — اگر ہم کروڑوں روپے بھی خرچ کرتے تو اتنی قلیل مدت میں اتنے وسیع پیمانہ پر اسلام کا پیغام پہنچانے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضل اور اس کی رحمت کے ان عظیم الشان نشانوں کو دیکھ کر ہر احمدی کا سر اس کے حضور میں ہمیشہ جھکا رہنا چاہیئے اور اس کی حمد اور اس کا شکر ہر وقت اور ہر آن بجا لانا چاہیئے تاکہ اس کے فضل ہمیشہ ہی ہم پر بارش کے قطروں کی طرح برستے رہیں۔

حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرنے کی اس خصوصی تقریب میں اہل ربوہ کیا بڑے اور کیا چھوٹے کیا بوڑھے اور کیا جوان اور کیا بڑی اور چھوٹی عمروں کے اطفال سب ہی نہایت ذوق و شوق کے ساتھ بہت بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ چنانچہ انہوں نے بھی بہت کثیر تعداد میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ مسجد جسے خوشنما خیر مقدمی قطعات سے سجایا گیا تھا پُر شوق سامعین سے بھری ہوئی تھی۔ اور سب ہی حضور کے ارشادات سے فیض یاب ہونے کے لئے بے تاب تھے۔

تقریب کا آغاز اور سپاسنامہ کی پیشکش

اس روز دور دراز محلوں کے احباب نے بھی مغرب کی نماز مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر حضور کے صدر مجلس پر رونق افروز ہونے کے بعد سپاسنامہ پیش کرنے کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ پھر مکرم محمد احمد صاحب انور ایم۔ اے نے مکرم ادریس احمد صاحب تاجر عظیم آبادی کی ایک تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس میں انہوں نے یورپ سے حضور کی کامیاب مراجعت پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا ہے۔

اس کے بعد مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے، ایم۔ او۔ ایل صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے اہل ربوہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے حضور کی خدمت میں سفر یورپ سے بخیر و عافیت کامیاب و کامران اور مظفر و منصور مراجعت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد عرض کی۔ اور حضور نے ازراہِ محبت و شفقت یورپ سے احباب جماعت کے نام پیہم جو محبت بھرے دعائیہ پیغام ارسال فرماتے تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں ایسا مشفق اور مہربان امام عطا فرمایا ہے کہ ہم اس پر جس قدر بھی ناز کریں کم ہے اور اپنی خوش بختی پر جس قدر بھی فخر کریں تھوڑا ہے۔ آپ نے یورپ کی جماعتہائے احمدیہ کی تربیت اور پیغام حق کی اشاعت کے لحاظ سے سفر یورپ کی نہایت شاندار کامیابی کا ذکر کرنے کے بعد عرض کیا کہ ان نئی کامیابیوں اور کامرانیوں نے جو خدائی نصرت کے عظیم الشان نشانوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور جن کے نتیجہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اسلام جلد دنیا میں غالب آئے گا، حضور کے خدام میں ایک نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا کر دیا ہے۔ وہ آئندہ بھی

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

— ربوہ ۸ ستمبر۔ کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت اس خصوصی تقریب میں شرکت فرمائی۔ جو حضور کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت پر مبارکباد عرض کرنے کی غرض سے مجلس انصار اللہ ربوہ نے منعقد کی تھی۔ اس تقریب میں مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ نے ربوہ کے مقامی انصار کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ حضور نے اس موقعہ پر انصار اللہ کو ایک روح پرور خطاب سے نوازا۔ حضور کے خطاب کا خلاصہ آئندہ کسی اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

— ربوہ ۸ ستمبر۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب خاص دعا کی تحریک کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں۔ "میری بڑی بہو عزیزہ امۃ الہادی سلمہا اہلیہ عزیزم عطاء الرحمٰن طاہر سلمہ اوورسیر کراچی زیادہ بیمار ہے۔ پتہ میں درد اور ضعف بہت ہے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ اسے کراچی میں ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ عزیزہ کی صحت یابی کے لئے خاص دعا فرمائیں۔"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۷ء

کیا لامذہبیت صحیح انسان بنا سکتی ہے

(۲)

بسلسلہ الفضل ۶ ستمبر ۱۹۶۷ء

موت کے بعد اگر انسان ذرے میں تبدیل ہو جاتا ہے تو اس کو کیا پڑی ہے کہ وہ بغیر کسی صلہ کی خواہش کے ہر اس چیز کو قربان کرنے کے لئے بے قرار رہے جو اس کی ملکیت ہو۔ آخر اس کو اس خواہش کا کیا فائدہ ہے کہ

"فنا ہونے کے بعد کہا جائے کہ وہ فی الواقعہ ایک سچا مزدور تھا"

سوال ہے کہ ایک بے جان ذرہ جو آخر گردش زمین کے ساتھ گردش کرتا رہے گا۔ وہ اپنی زندگی کے عیش و آرام کو دوسروں کے لئے کیوں قربان کرے؟ کیوں نہ ان لوگوں کی سی زندگی بسر کرے جو لوٹ کھسوٹ کرکے خوب عیش و عشرت کی داد دیتے ہیں۔ اور لاکھوں کروڑوں انسانوں کو بھوکا مرتا دیکھتے ہیں۔ مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ یہ بات تو اشتراکیت کا نہیں بلکہ مغربی سرمایہ داری کا جواز پیدا کرتی ہے۔ اپنے حلوے مانڈے سے کام رکھ۔ لوگ بھوکے مرتے ہیں تو مریں ہمیں کیا۔ جیسا کہ آجکل کے ذخیرہ اندوز کر رہے ہیں۔

یہ تو تصویر ایک رخ ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ مذہب سے یہ بیزاری کیوں پیدا ہوئی ہے۔ کیا مذہب واقعی انسان کو ایسا ہی بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ اس مضمون نگار نے لکھا ہے کہ

"اسلام اور مسیحیت کی قدروں نے عرب انسان کو ذلیل اور توکل پرست بنا دیا ہے۔ مجبور اور تابع بنا دیا ہے۔ ایک ایسا انسان بنا دیا ہے۔ جو صرف یہ کہنا جانتا ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ۔

ہم یہاں مسیحیت کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ لیکن اسلام کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ لوگوں کو اسلام نے نہیں بلکہ ترک اسلام نے ایسا بنا دیا ہے۔ جب قرون اولیٰ میں اسلام صحیح معنوں میں دنیا پر چھا رہا تھا۔ تو کیا کوئی قوم فعالیت میں مسلمانوں کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ کیا چند ہی سالوں میں عرب تمام دنیا پر نہیں چھا گئے تھے۔ زندہ اسلام آج بھی مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ کوئی اس کی خواہش تو کرے۔

اگر مغربی الحاد اس مذہبی اثر سے کنٹرول نہ ہو جو صدیوں سے انسان کی فطرت کا جزو بن چکا ہے تو تھوڑے دنوں میں یہ الحاد دنیا کو چوروں۔ ڈاکوؤں۔ بدمعاشوں وغیرہ ہر قسم کے جرائم پیشہ لوگوں کا مسکن بنا کر رکھ دے گا۔ جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آزاد خیال ملکوں میں آہستہ آہستہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ صرف مذہب ہی کا فطری اثر ہے جس نے دنیا کو کسی قدر سہارا دے رکھا ہے۔ اور یہ مذہبی قدریں ہی ہیں جنہوں نے نہ صرف سرمایہ دار ملکوں بلکہ اشتراکی ملکوں میں بھی نظام قائم کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ ان ملکوں کے لوگ نامعلوم طور پر ان کے پابند ہوتے ہیں۔ اگر الحاد کا وہ راز جو مضمون نگار نے بیان کیا ہے۔ ہر انسان پر واضح ہو جائے تو آج ہی دنیا تباہ ہو جائے۔

شاید مضمون نگار یہ خیال کرتا ہے کہ روس نے اور اشتراکی جنوں نے الحاد کا یہ نظریہ ایجاد کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جب سے انسان نے سوچنا شروع کیا ہے۔ اسی وقت سے وہ الحاد کا رسیا چلا آیا ہے۔ اور نفس امارہ کی پیروی کرتا رہا ہے۔ اور جب وہ اپنی جہالت سے تباہی کے گڑھے پر کھڑا ہو جاتا رہا ہے۔ تو رحیم و کریم خدا تعالیٰ اس کی مدد کو زمین پر نازل ہوتا رہا ہے اور انہی میں سے ایسے انسان پیدا کرتا رہا ہے جو انسان کو اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلانے سے روکتے رہے ہیں۔

(باقی)

تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا

از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

ایک مصرعہ سیدی عزیزی ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سنایا جو عالم خواب میں آپ کی زبان پر جاری ہوا تھا۔ اس وقت بہت عزیز جمع تھے۔ مجھے یاد تو رہا۔ وزن صحیح مطلب وہی مگر ذرا ایک دو الفاظ میں فرق ہو گیا تھا۔ میں نے اس وقت کچھ لکھنا مناسب نہ جانا کہ شاید ذرا فرق ہو۔ مگر اب پھر ٹھیک پورے الفاظ معلوم ہونے پر یہ چند اشعار موزوں ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (مبارکہ)

جب سے تجویزِ سفر تھی سب تھے مصروفِ دعا
خود امیر المومنین اور ہر غلامِ باوفا

یا الٰہی خیر ہو آئیں بصد فتح و ظفر
دردِ دل سے تھی حضورِ ذاتِ باری التجا

رحمتِ حق جوش میں آئی یہ حالت دیکھ کر
بہرِ تسکین و سکوں مولا نے یہ مژدہ دیا[1]

"میری نصرت ہمقدم ہے فضل میرا ہم نفس
اے مبارک" جا سفر تیرا مبارک کر دیا

یہ زباں تیری قلم تیرا ترے قلب و دماغ
ہیں سبھی میرے تصرف میں تجھے پھر خوف کیا؟

کہہ چکا ہے رحمتِ عالمؐ کا فرزندِ جلیل
"ہم ہوئے دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا"

کام کو جس کے چلا ہے خود وہ تیرے ساتھ ہے
اے مرے ناصرؔ ہے تیرا حافظ و ناصر خدا

تجھ کو روحانی خزائن ہیں مسیحا سے ملے
دونوں ہاتھوں سے لُٹا اے صاحبِ جود و سخا

علم و عرفاں تم کو بخشا اور گنجِ بے بہا[2]
یہ کلامِ ربِّ اکبر، یہ کتابِ حق نما

دل میں ایمان و یقیں ہے ہاتھ میں قرآن ہے
"تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

[1] یعنی بشارتوں کا سلسلہ زیادہ شروع ہو گیا۔

[2] گنج۔ خزانہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کامل ترین انسان تھے

آپ کی پانچ خصوصیات جو کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوئیں

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۶ ستمبر ۶۷ء)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے حالات میں سے گذرے جن کے نتیجہ میں آپ دنیا کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ایک بے مثال نمونہ بن گئے۔ اور پھر زندگی کے ہر مرحلہ میں آپ نے اپنے اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور بلند کردار کا اظہار کرکے ثابت کر دیا کہ آپ کے اندر کامل روحانی قوتیں ودیعت کی گئی ہیں۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد آپکی پیدائش سے قبل ہی فوت ہو چکے تھے اور بہت چھوٹی عمر میں آپ کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا تھا مگر دادا کی زیرِ نگرانی جو باپ کا قائم مقام تھا آپ نے بتا دیا کہ اخلاق کیسے ہونے چاہئیں۔ یتیم کی حالت دو قسم کی ہوتی ہے۔ یا تو بچہ بہت ہی سر چڑھ جاتا ہے یا بہت ہی پژمردہ رہنے لگتا ہے۔ اگر اس کے نگران ایسے لوگ ہوں جو اس کی دلجوئی کے خیال سے ہر وقت پیار ہی کرتے رہیں تو اس کی اخلاقی حالت بہت ہی گر جاتی ہے اور اگر وہ ایسے لوگوں کی تربیت میں ہو جو سمجھیں کہ ہمارا بچہ تو یہ ہے ہی نہیں تو یتیم کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے مگر بچپن میں ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ایسا اعلیٰ تھا کہ آپ کے ہمجولی بیان کرتے ہیں کہ گھر میں کسی چیز کے لئے آپ چھینا جھپٹی نہیں کرتے تھے بلکہ وقار کے ساتھ اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے حتیٰ کہ چچی خود بلا کر آپ کا حصہ دیتیں پھر آپ وقار کے ساتھ ہی اس کا استعمال کرتے۔ آپ کی رضاعی والدہ کا بیان ہے کہ آپ میں ایسی سعادت تھی کہ بچے بھی حیران رہ جاتے تھے۔ رضاعی بھائی بیان کرتے ہیں کہ آپ لغو کھیلیں نہیں کھیلتے تھے۔ مذاق کر لیتے تھے مگر جھوٹی باتوں سے سخت نفرت تھی۔ اُس زمانہ میں ایسی ہمدردی آپ کے اندر پائی جاتی تھی کہ چھوٹے بچے بھی آپکو اپنا سردار سمجھتے تھے۔ پھر جس قسم کا حسنِ سلوک آپنے ابوطالب اور انکی بیوی سے کیا ہے اس کی نظیر سگے بیٹوں میں بھی نہیں ملتی۔ فتح مکہ کے بعد لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کس مکان میں ٹھہریں گے۔ اس پر آپ نے بغیر کسی قسم کے غصہ کے فرمایا۔ عقیل نے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے کہ اس میں ٹھہریں۔ یعنی چچا زاد بھائیوں نے سب مکان بیچ دئے ہیں اب ہمارا کون سا مکان ہے جس میں ہم ٹھہریں۔ پھر آپ نے نہ صرف باپ کی محبت کو ابوطالب کے متعلق قائم رکھا بلکہ دوسروں کو بھی تعلیم دی کہ ماں باپ کو اُف بھی نہ کہو۔

اس کے بعد آپ جوان ہوئے لوگ اس عمر میں کیا کچھ نہیں کرتے۔ عرب میں اس وقت کوئی قانون نہ تھا کوئی اخلاقی ضابطہ نہ تھا۔ لوگ اس پر فخر کرتے تھے کہ ہمارا فلاں کی عورت یا لڑکی سے ناجائز تعلق ہے۔ اس ماحول میں رہنے والے نوجوانوں سے کوئی شخص بلند کردار کی توقع نہیں کر سکتا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی گندی فضا کے باوجود جوانی میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ لوگ آپ کو امین اور صدوق کہتے تھے۔ یہ کہنا کہ آپ جھوٹ نہ بولتے تھے آپ کی ہتک ہے کیونکہ آپ صداقت کا ایسا اعلیٰ نمونہ تھے کہ جس کی نظیر نہیں ملتی اور صداقت کا مقام جھوٹ نہ بولنے سے اوپر ہے۔ پس آپ کا یہی کمال نہیں کہ آپ جھوٹ نہیں بولتے تھے بلکہ آپ کا کمال یہ ہے کہ آپ صدوق کہلاتے تھے۔ آپ کے کلام میں کسی قسم کا اخفا اور پردہ دری یا فریب نہ ہوتا تھا یہی وجہ تھی کہ آپ جو کچھ کہہ دیتے تھے لوگ اسے تسلیم کر لیتے۔ آپ نے اہلِ مکہ سے کہا کہ اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم یقین کر لو گے۔ سب نے کہا ہاں ہم مان لیں گے (بخاری کتاب التفسیر سورۂ شعراء) حالانکہ ویران علاقہ تھا اور صفا اور مروہ پر چڑھ کر دُور دُور نظر جاتی تھی۔ ایسی حالت میں آپ کی بات ماننے کے صاف معنے یہ تھے کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھوٹا سمجھتے حالانکہ وہ دیکھ رہے ہوتے کہ کوئی لشکر نہیں مگر وہ سب کے سب اپنی آنکھوں کو جھوٹا سمجھنے کے لئے تیار تھے لیکن یہ کہنے کے لئے تیار نہیں تھے کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں اور جب سب نے یہ اقرار کر لیا تو آپ نے فرمایا۔ خدا نے مجھے تمہاری ہدایت و اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔

پھر آپ کی صداقت کے متعلق ایک شدید ترین دشمن کی گواہی موجود ہے۔ اہلِ مکہ کو جب خیال ہوا کہ حج کے موقعہ پر لوگ جمع ہوں گے تو ممکن ہے آپ ان میں سے بعض کو اپنے ساتھ ملا لیں تو وہ لوگوں کو آپ سے بدظن کرنے کی تجویزیں سوچنے لگے۔ کسی نے کہا یہ مشہور کر دو کہ یہ شاعر ہے۔ کسی نے کہا یہ مشہور کر دو کہ یہ مجنون ہے۔ اتنے میں ایک شخص بولا اور کہنے لگا اس میں گھبراہٹ کی کونسی بات ہے۔ ہم کہہ دینگے کہ یہ جھوٹا ہے۔ اس پر انہی میں سے ایک مخالف النضر بن الحارث بڑے جوش سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہارے درمیان جوان ہوا۔ اس کے اخلاق تم سب سے زیادہ اچھے تھے۔ وہ تم سب سے زیادہ راستباز تھا، وہ تم سب سے زیادہ امین تھا۔ مگر جب تم نے اسکی کنپٹیوں میں سفید بال دیکھے اور وہ تمہارے پاس وہ تعلیم لے کر آیا جس کا تم انکار کر رہے ہو تو تم نے کہہ دیا کہ وہ جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم وہ ہرگز جھوٹا نہیں۔ (شفاء قاضی عیاض)

پھر ہم آپ کی زندگی کے اخلاقی پہلو اور غرباء کی امداد کو لیتے ہیں تو اس میں بھی ہمیں آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ مکہ کے بعض اشخاص نے مل کر ایک ایسی جماعت بنائی تھی جو غریب لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور چونکہ اس کے بانیوں میں سے اکثر کے نام میں فضل آتا تھا اس لئے اسے حلف الفضول کہا جاتا تھا۔ اس میں آپ بھی شامل ہوئے۔ یہ زمانہ نبوت سے بہت پہلے کی بات ہے بعد میں صحابہؓ نے ایک دفعہ اس کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ تحریک جو مظلوموں کی امداد اور غرباء کے حقوق کے لئے جاری کی گئی تھی مجھے ایسی پیاری تھی کہ اگر آج بھی مجھے کوئی شخص اس کی طرف بلائے تو میں اس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں۔ گویا غرباء کی امداد کے لئے دوسروں کی ماتحتی سے بھی آپ کو کوئی عار نہیں تھا۔

پھر آپ نے جب حضرت خدیجہؓ سے شادی کی تو اس وقت آپ کے پاس کوئی مال نہ تھا۔ بعض لوگوں نے روایت کی ہے کہ آپ کے والد نے چند بکریاں اور ایک دو اونٹ آپ کے لئے چھوڑے تھے (طبقات ابن سعد) مگر یہ جائداد ایسی قلیل تھی کہ اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامل قوتوں کے ساتھ پیدا فرمایا تھا اور آپ صحیح معنوں میں طٰہٰ کے مصداق تھے۔ اس لئے آپ کی طبیعت میں حرص بالکل نہ تھی اور سیر چشمی کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ کی قوم نے آپ کو امین کا خطاب دے دیا اور آپ کی دیانت و امانت کا سکہ تسلیم کر لیا۔

ایک دفعہ صدقات کا کچھ روپیہ آیا اور اسے تقسیم کرتے ہوئے ایک دینار کسی کونے میں گر گیا جسے اٹھانے کا آپ کو خیال نہ رہا۔ نماز کے بعد یاد آیا تو لوگوں کے اوپر سے پھاندتے ہوئے آپ جلدی سے اپنے گھر تشریف لے گئے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا بات تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اس طرح ایک دینار تقسیم کرنے سے رہ گیا تھا

میں نے چاہا کہ جس قدر جلدی ممکن ہو اسے بھی تقسیم کر دوں۔ غرض مال و دولت کے باوجود آپ نے ایسی سیر چشمی اور استغناء ظاہر کی کہ دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ جو کچھ آتا آپ خدا تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کر دیتے حالانکہ گھر کی یہ حالت تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض دفعہ ایک ایک مہینہ تک ہمارے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ ہم اونٹنی کا دودھ پی لیتے یا کھجوریں کھا لیتے تھے یا بعض دفعہ کوئی ہمسایہ دودھ یا کوئی اور چیز بھیج دیتا تو وہ استعمال کر لیتے اور کبھی فاقہ سے ہی رہتے تھے (شمائل ترمذی باب ماجاء فی عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم) یہ اس زمانہ کی حالت ہے جب کثرت سے دولت آ رہی تھی۔ غرض آپ نے ہر حالت میں اعلےٰ نمونہ دکھایا۔ آپ کو روپیہ ملا مگر پھر بھی آپ نے غربت کو قائم رکھا۔ آپ مجرد رہے اور ایسا اعلےٰ نمونہ دکھایا کہ دنیا حیران ہے۔ آپ نے پچیس برس کی عمر میں شادی کی جبکہ عرب میں سولہ سترہ برس کا لڑکا پورا بالغ ہو جاتا ہے۔ اور اس عمر میں بھی ایک بڑی عمر کی بیوہ کے ساتھ شادی کی۔ پھر شادی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جب اپنی ساری دولت آپ کے حوالے کر دی تو آپ نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سب غلاموں کو آزاد کر دیا۔

دشمنوں کے ظلم سہنے میں بھی آپ نے ایسا نمونہ دکھایا جو بے نظیر ہے۔ طائف میں تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے تو پتھروں کی بوچھاڑ کی وجہ سے سر سے پاؤں تک آپ زخمی ہو گئے مگر ایسی حالت میں بھی جب خدا تعالیٰ کا فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اگر چاہو تو ابھی ان لوگوں کو سزا دے دی جائے۔ تو آپ نے فرمایا نہیں یہ لوگ نادانی سے ایسا کر رہے ہیں۔

پھر جب کبھی ضرورت پیش آتی آپ فوراً اُن دشمنوں کی امداد کرنے کے لئے تیار ہو جاتے جو آپ کی ایذا رسانی پر ہمیشہ کمربستہ رہتے تھے۔ کوئی نہیں جو آپ کے پاس اپنی حاجت لے کر آیا ہو اور آپ نے اس کی حاجت روائی سے انکار کر دیا ہو۔ وہ شہر جہاں سے رات کے وقت چھپ کر آپ کو بھاگنا پڑا تھا اُس شہر کے شدید ترین معاند جب مغلوب ہونے کے بعد آپ کے سامنے پیش کئے گئے تو آپ نے فرمایا

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ

جاؤ آج تم پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ میں نے تم سب کو معاف کر دیا ہے حالانکہ ان لوگوں میں سے بعض ایسے تھے جنہوں نے آپ کے صحابہؓ کو اونٹوں سے باندھ کر چیر ڈالا بعض ایسے تھے جنہوں نے عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر انہیں شہید کر ڈالا۔ بعض ایسے تھے جنہوں نے صحابہؓ کو جلتی ریت پر لٹا لٹا کر انہیں دُکھ دیا اور ان کا جینا دوبھر کر دیا مگر آپ نے ان سب کو معاف کر دیا اور اس طرح بتا دیا کہ آپ کے اندر کتنا عدیم المثال عفو پایا جاتا ہے۔

آپ نے تجارت بھی کی اور ایسی کہ حضرت خدیجہؓ کے غلام کہتے ہیں ہم نے ایسا ایماندار کوئی نہیں دیکھا۔ سب سے زیادہ نفع آپ کو ہوتا تھا اور آپ کی چیز میں اگر کوئی نقص ہوتا تو آپ خود ہی اس کو ظاہر کر دیتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ گاہک تلاش کر کر کے آپ سے مال خریدتے تھے۔

آپ کا غریبوں سے معاملہ ایسا احسان کا تھا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کی گردن میں پٹکا ڈال لیا اور کہا مجھے کچھ مال دو۔ آپ نے اُسے کچھ نہیں کہا بلکہ صرف یہ جواب دیا کہ میں بخیل نہیں ہوں اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں ضرور دے دیتا۔ اُس وقت دس ہزار آدمی آپ کے ہاتھ پر اپنی جان و مال کو قربان کرنے کا عہد کر چکا تھا۔ اگر آپ ذرا بھی اشارہ کر دیتے تو وہ اسکی گردن اُڑا دیتے مگر آپ نے اُس پر خفگی کا اظہار نہیں کیا۔

پھر شجاعت اور دلیری آپ میں اس قدر تھی کہ مکہ کی مخالفت جب انتہا کو پہنچ گئی تو رؤسائے قریش نے ابوطالب کو دھمکی دی کہ اگر تم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو نہ روکا تو تمہیں بھی نقصان اٹھانا پڑے گا اور ہم تمہیں اپنی سرداری سے الگ کر دیں گے۔ ابوطالب اِس دھمکی سے گھبرا گئے۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھر آئے تو انہوں نے بلا کر کہا کہ مکہ کے رئیس اِس اِس طرح کہتے ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ کوئی ایسی پالیسی اختیار کر لو جس سے ان کی بھی دلجوئی ہو جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چچا میں ساری تکالیف برداشت کر لوں گا مگر میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے سے کبھی رک نہیں سکتا۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لا کر رکھ دیں تب بھی میں خدائے واحد کی توحید پھیلانے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں اِس کام میں مشغول رہوں گا اور اس کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔

غرض ایک کامل قوتوں والے انسان کے اندر جس قدر اوصاف پائے جانے چاہئیں وہ سارے کے سارے اپنی پوری شان اور عظمت کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے تھے۔ آپ کے اندر شجاعت بھی پائی جاتی تھی۔ سخاوت بھی پائی جاتی تھی۔ احسان بھی پایا جاتا تھا وفاداری بھی پائی جاتی تھی۔ تحمّل بھی پایا جاتا تھا رحم بھی پایا جاتا تھا۔ حلم بھی پایا جاتا تھا۔ ایثار بھی پایا جاتا تھا۔ دیانت بھی پائی جاتی تھی۔ اخوت بھی پائی جاتی تھی۔ تواضع بھی پائی جاتی تھی۔ غیرت بھی پائی جاتی تھی۔ شکر بھی پایا جاتا تھا۔ استقلال بھی پایا جاتا تھا۔ وقار بھی پایا جاتا تھا۔ بنی نوع انسان کی خیر خواہی بھی پائی جاتی تھی۔ بلند ہمتی بھی پائی جاتی تھی۔ صبر بھی پایا جاتا تھا۔ رأفت بھی پائی جاتی تھی۔ بدی کے مقابلہ کی طاقت بھی پائی جاتی تھی۔ قوتِ برداشت بھی پائی جاتی تھی۔ جفاکشی بھی پائی جاتی تھی۔ سادگی بھی پائی جاتی تھی۔ صلہ رحمی بھی پائی جاتی تھی سچائی بھی پائی جاتی تھی۔ غرباء پروری بھی پائی جاتی تھی۔ مصیبت زدوں کی مدد کی خواہش بھی پائی جاتی تھی۔ مہمان نوازی بھی پائی جاتی تھی۔ بزرگوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت بھی پائی جاتی تھی۔ محبتِ الٰہی بھی پائی جاتی تھی۔ توکّل بھی پایا جاتا تھا۔ عبادات کی محافظت بھی پائی جاتی تھی۔ غرض کونسی خوبی تھی جو آپ میں نہ پائی جاتی ہو۔ اور کون سا کمال تھا جو آپ میں موجود نہ ہو۔
(تفسیر کبیر جلد چہارم ص۳۹۲ تا ص۳۹۴)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

قائدین مقامی و ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع گجرات متوجہ ہوں

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات اور ممبران مجلس عاملہ ضلع گجرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ مورخہ ۱۰-۹-۶۷ بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے دوپہر مسجد احمدیہ گجرات میں ایک نہایت ہی اہم میٹنگ منعقد ہو رہی ہے جس میں صدر محترم بھی انشاء اللہ تعالےٰ شرکت فرما رہے ہیں۔

لہٰذا درخواست ہے کہ وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

(قائد خدام الاحمدیہ مجالس ضلع گجرات)

ضرورت مددگار کارکن

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے ایسے نوجوان جو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں اور سائیکل چلا سکتے ہوں اپنے مقامی امیر جماعت اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق کے ساتھ ۱۴ ستمبر ۶۷ء تک درخواستیں بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(دائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امام جماعت احمدیہ نے اہل یورپ پر اتمام حجت کر دی ہے

(منقول از ہفت روزہ ہمدرد میرپورخاص)

میرپورخاص کے سندھی ہفت روزہ "ہمدرد" مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۶۷ء صفحہ اول پر "امن کا پیغام" (امن کا پیغام) کے زیر عنوان مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے:
(خاکسار محمد اکبر افضل مربی سلسلہ مقیم کنری)

"امام جماعت احمدیہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن ایک ماہ کے تبلیغی دورہ کی غرض سے ۶ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز یورپ روانہ ہوئے۔ آپ کے اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ وہاں پر تبلیغی مشنوں کا جائزہ لیں گے۔ نیز اہل یورپ پر اتمام حجت کرنے کے لئے کہ اب نجات محض اسلام کے دامن میں ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ کے ہمراہ بیرونی ممالک میں اسلامی مشنوں کے انچارج مرزا مبارک احمد صاحب بھی ہیں۔

کراچی سے فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) پہنچے۔ پھر زیورک سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے۔ وہاں کے ریڈیو نے امام صاحب کا خصوصی انٹرویو نشر کیا۔ ٹیلی ویژن پر مناظر دکھائے گئے۔ پھر ہمبرگ تشریف لے گئے۔ کئی لوگ حلقہ بگوش اسلام بھی ہوئے۔ اسی طرح آپ ہالینڈ بھی تشریف لے گئے۔

ہمبورگ سے کوپن ہیگن تشریف لے گئے۔ وہاں پر عورتوں کے چندہ سے بنی ہوئی مسجد کا ۲۱ جولائی بروز جمعہ افتتاح فرمایا۔ ہزاروں افراد مسجد کو دیکھنے آئے۔

وہاں سے آپ لنڈن پہنچے۔ لنڈن میں اخباری نمائندوں کو بتایا:

امن کے امکانات مشتبہ ہیں۔ جب تک انسان اپنے خالق کی طرف رجوع نہیں کریگا اور اس سے زندہ تعلق قائم نہیں کریگا دنیا ہولناک تباہی کی طرف بڑھتی چلی جائے گی۔

آپ لنڈن سے گلاسکو تشریف لے گئے۔ ایک ماہ کے کامیاب دورہ کے بعد حضرت امام صاحب واپس پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔

اہل یورپ پر انفرادی طور پر اتمام حجت کر دی ہے اور عیسائیوں پر واضح کر دیا ہے کہ

"دنیا اگر امن چاہتی ہے تو اسلام کے دامن میں آجائے۔ یا تو اسلام قبول کرلو اور خدا کے آگے جھک جاؤ ورنہ تباہ ہو جاؤ گے"

اعلان نکاح

مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۷ء بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے چھوٹے بھائی عبدالرحیم خاں بی اے۔ ایل ایل۔ بی کے نکاح کا اعلان پانچ ہزار روپے حق مہر پر محمودہ بیگم قریشی ایم اے بنت حکیم انوار حسین صاحب خانیوال سے فرمایا۔

احباب جماعت سے التماس ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالستار خان ایڈووکیٹ
سرگودھا

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھتیجے حبیب اللہ صاحب کا بڑا لڑکا حفیظ اللہ بہت سخت بیمار ہے جو میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔
شیخ رشید احمد از ربوہ

۲۔ خاکسار کے والد بزرگوار چوہدری فرزند علی صاحب ۱۲/۱۱۱ ضلع ساہیوال بندش پیشاب کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں نیز میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد داؤد احمد کو سانپ ڈس گیا ہے دیگر متعدد پریشانیوں کا بھی سامنا ہے۔
مقصود احمد سنٹر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول ربوہ

احباب جماعت ان سب کی شفایابی اور پریشانی کی دوری کے لئے دعا فرمائیں۔

چکوال میں مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کا سالانہ تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۷ اگست کو چکوال میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ ضلع جہلم کا مشترکہ سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ یہ اجتماع صبح ۸ بجے سے شروع ہو کر رات ۹ بجے تک جاری رہا۔ پروگرام تین اجلاسوں پر مشتمل تھا جس میں علاوہ مکرم امیر صاحب ضلع جہلم و مربیان سلسلہ ضلع جہلم کے مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خاص نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس

اجلاس اول کا آغاز شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نمائندہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک و نظم سے ہوا۔ اسکے بعد آپ نے تربیتی اجتماعات کے انعقاد کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں آپ نے دعا کرائی۔

پھر مولوی عبدالکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جہلم نے قرآن مجید کا درس دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا۔ اسکے بعد اطفال اور خدام کا تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ شروع ہوا۔

جملہ اطفال و خدام نے اس مقابلہ میں بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا اس کے بعد تلقین عمل کا پروگرام شروع ہوا جس میں نمائندگان مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے انصار و خدام سے خطاب فرمایا۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد "ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہو کہ احمدیت کے نور سے تم نے کیا فائدہ اٹھایا" کی روشنی میں حاضرین کو ان کے جماعتی فرائض کی طرف متوجہ کیا بعدہٗ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نمائندہ انصار اللہ مرکزیہ نے قومی زندگی میں عمل کی اہمیت اور عمل صالح کی حقیقت کو واضح فرمایا ایک بجے اجلاس اول کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

بعد ازاں انصار (اللہ) (والی) خدام نے تقریری مقابلہ میں حصہ لیا اور اطفال نے نظم خوانی کے مقابلہ میں حصہ لیا۔

اجلاس دوم

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب ۲½ بجے دوپہر شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اسکے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نمائندہ انصار اللہ مرکزیہ نے قرآن مجید کا درس دیا۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے حدیث شریف کے درس میں تنظیم اور نظام سے وابستگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ مکرم مولوی عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ احمدیہ جہلم نے انصار اور خدام کی مشترکہ ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی خاکسار نے "شان قرآن مجید" کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم ملک کرم دین صاحب جہلم نے حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب رضی اللہ عنہ سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے) کی زندگی کے آخری ایام کے ایمان افروز حالات بتائے۔

تقسیم انعامات کی تقریب

چائے کے وقفہ کے بعد اطفال، خدام اور انصار کے تلاوت نظم اور تقریروں کے مقابلوں میں اول دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے یہ تقریب زیر صدارت مکرم امیر صاحب ضلع جہلم منعقد ہوئی اور انعامات محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے تقسیم فرمائے۔

اجلاس سوم

تیسرا اور آخری اجلاس ۷ بجے شب شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مکرم عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ جہلم نے "سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نمائندہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "فضائل اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ شیخ مبارک احمد صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

یہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا۔ ضلع جہلم کے پندرہ مقامات سے کثیر تعداد میں احباب اس میں شریک ہوئے۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا خدا تعالیٰ کے فضل سے مقامی جماعت کی طرف سے عمدہ انتظام تھا۔ (محمد اسلم قریشی شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چکوال)

سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ اور سوانح حیات کی ترتیب و تدوین کا کام فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے خاکسار کے ذمہ لگایا گیا ہے یہ ایک اہم فریضہ ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتا ہوں اور احباب سے تعاون کی امید رکھتا ہوں۔

حضور رضی اللہ عنہ کے جو احسانات ساری جماعت اور افراد جماعت پر ہیں اُن کا تقاضا ہے کہ حضور کی حسن سیرت اور احسان کا کوئی واقعہ تحریر میں آنے سے رہ نہ جائے اور مؤلف کی نظر سے نہ گزرے۔ اسلئے احباب جماعت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ضرور اس اہم کام کی طرف توجہ مبذول فرمادیں گے۔

حضورؓ کے تعلقات ساری جماعت سے تھے ہر شخص کے ساتھ حضور کی محبت مروت۔ دینی کاموں میں راہنمائی۔ دینی معاملات میں صلاح و مشورہ، سفر و حضر کے حالات کا کچھ نہ کچھ تعلق ہے اسی طرح دوستوں نے حضور کے درس قرآن کے نوٹس بھی لئے ہوئے ہیں۔ ایسے تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی معلومات برنگ واقعات حضور کی سیرت و سوانح سے متعلق لکھکر خاکسار کو بھجوا دیں۔ تاکہ ان معلومات سے استفادہ کیا جا سکے۔

بعض احباب کی خدمت میں خاکسار نے ایک مفصل سوالنامہ بھی بھجوایا ہے۔ امید رکھتا ہوں کہ وہ بھی جلد توجہ فرمائیں گے۔ سب دوستوں تک پہنچنا اور ان سے خط و کتابت کرنا مشکل ہے۔ اسلئے اخبار الفضل کے ذریعے آپ کی خدمت میں یہ معروضات پیش کر رہا ہوں۔

نوٹ:۔ اس سلسلہ میں بعض احباب کی طرف سے واقعات موصول ہوئے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ لیکن ابھی اس اہم کام کی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے۔

ملک سیف الرحمان
دار الافتاء ربوہ

تحریک جدید کا دفتر دوم

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال رواں کے وعدے مبلغ -/۲,۳۲,۷۰۰ روپے تک پہنچے ہیں۔ جس میں سے وصولی اب تک صرف ۱,۷۲,۶۰۰ روپے ہوئی ہے۔ اس وقت تک وصولی کم از کم اسی فی صدی ہو جانی چاہئے تھی۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دفتر دوم کے مجاہدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دفتر دوم کے تمام لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں ۔۔۔۔ گویا یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میری جان اور میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے"

پس دفتر دوم میں حصہ لینے والوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مقام اور فرض کو سمجھتے ہوئے اپنی قربانیوں کے معیار کو اونچا کریں اور اپنے وعدے جس قدر جلد ہو سکے پورے کریں۔ کیونکہ یکم نومبر ۶۲ء سے نیا سال شروع ہو جائیگا۔ ان شاء اللہ

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ امتحان کے لئے ۲۳ ستمبر (اتوار) کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز ہر مجلس میں مقامی طور پر خدام مبتدی۔ مقتصد اور سابق کے امتحانات میں شریک ہوں گے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ فوری طور پر پرچہ جات کی مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں تا اس کے مطابق پرچے روانہ کئے جاسکیں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

۱۔ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں تھرڈ ایئر (آرٹس) کا داخلہ ۲ ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر (جو کالج آفس سے مل سکتے ہیں) مع کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ۹ ستمبر تک کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو: ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۲ تا ۵ ستمبر ۸ بجے تا ۱۱ بجے صبح
بیرون " " ۱۰ تا ۱۲ " " "

۲۔ گیارھویں کلاس (آرٹس) میں داخلہ ۲ تا ۱۲ ستمبر جاری رہے گا۔ اسکے بعد لیٹ فیس کے ساتھ بھی داخلہ ہو سکے گا۔

انٹرویو: ربوہ کی طالبات کیلئے ۲ تا ۸ ستمبر ۸ تا ۱۱ بجے صبح
بیرون " " ۹ تا ۱۲ " "

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

۳۔ تعطیلات کے بعد کالج ۹ ستمبر کو صبح ساڑھے سات بجے کھل جائے گا۔ ان شاء اللہ

(پرنسپل)

اعلان

امتحان ناصرات الاحمدیہ

مورخہ ۱۶ ستمبر ۶۲ء بروز اتوار ناصرات الاحمدیہ کا امتحان منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات اطلاع دیں کہ کتنی تعداد میں پرچے بھجوائے جائیں۔

کم از کم دس ستمبر تک اطلاع آنی ضروری ہے۔ ناصرات کے امتحان کے لئے دعاؤں کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

بڑا گروپ:۔ کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

سونے سے پہلے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ۔ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

مسجد سے نکلنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ

چھوٹا گروپ:۔ کشتی پر بیٹھنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

سو کر اٹھنے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

پاکستان کی اقتصادی ترقی کا ایک جائزہ

ظہور الدین صاحب بابر ۔ دار الیمن ربوہ

پاکستان کی ہمہ جہتی ترقی کا اگر آزادی سے لے کر اب تک کے عرصہ کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ پاکستان نے زراعت صنعت، مالیات، تجارت، اور دوسرے شعبوں میں خدا کے فضل سے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ہماری معیشت کمزور حالات سے نکل کر اب مستحکم ہو گئی۔ اور ملک دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ خدا کی نصرت شامل حال رہی تو ہم خوراک کے معاملہ میں غالباً تین سال تک خود کفیل ہو جائیں گے۔ صنعتی اعتبار سے ملک بہت ترقی کر رہا ہے اور اب بھاری مشینری کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے تجارتی حالات بہتر ہو گئے ہیں۔ ہماری برآمدات میں مصنوعات کا حصہ بڑھتا جا رہا ہے۔ توازن ادائیگی کی خرابیوں سے ہم نے چھٹکارا پالیا ہے۔ مالی اعتبار سے ملک مستحکم ہو رہا ہے۔ اور قرضہ کے بار کو کم کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح بجلی حمل و نقل و خبر رسانی کے ذرائع بھی بہت ترقی کر چکے ہیں۔

بجلی :۔

۱۹۴۷ء میں ہماری بجلی پیدا کرنے کی استعداد ایک لاکھ دس ہزار چار صد کلو واٹ تھی۔ اس سے اگلے سال حکومت نے ایک انجینئرنگ اتھارٹی قائم کی جس کی کوششوں سے ۱۹۵۷ء میں بجلی کی پیداوار چار گنا بڑھ گئی اور فی کس مصرف ۱۶ یونٹ ہو گیا۔

دوسرے منصوبہ میں ڈیڑھ ہزار دیہات کو بھی بجلی کی سہولت دی گئی اور تیسرے منصوبہ میں ۳ ہزار دیہات میں بجلی پہنچائی جائے گی۔ ۱۹۶۰ء میں بجلی کا مصرف اوسطاً فی کس ۲۲ یونٹ تھا۔ اور ۱۹۶۵ء میں ۳۹ یونٹ۔ تیسرے منصوبہ کے آخر تک فی کس مصرف ۷۸ یونٹ ہو جائے گا۔ اور چار ہزار دیہات کو بجلی کی سہولت دی جائے گی۔ ۱۹۵۵ء میں ملکی ذرائع سے صرف ۴۹ فی صد بجلی پیدا ہوتی تھی۔ بقایا کے لئے غیر ملکی ذرائع پر انحصار تھا۔ ۱۹۶۰ء میں ملکی ذرائع سے ۷۵ فی صد بجلی پیدا ہونے لگی۔ اور ۱۹۶۵ء میں ۸۷ فی صد گویا اس شعبہ میں ترقی کی رفتار بڑی تیز رہی۔

حمل و نقل و خبر رسانی کے ذرائع

کسی ملک کی ترقی میں ذرائع نقل و حمل بھی بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور کسی ملک کے تمدنی، اقتصادی، سیاسی و ثقافتی اعتبار سے ترقی پانے میں ان کا کردار بھی بڑا اہم ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "مواصلات کی ترقی کا دوسرا نام تہذیب و تمدن کی ترقی ہے": ان کی اہمیت نہ صرف معاشی ترقی کے لئے ضروری ہے بلکہ قومی سالمیت کے لئے بھی۔

برصغیر کی تقسیم کے وقت ریلوے کے ۹ سسٹم تھے جن سے سات تو مکمل طور پر بھارت کو ملے اور باقی دو کی جغرافیائی بنیادوں پر پاکستان و ہندوستان میں تقسیم ہوئی۔ اور جو کچھ ملا وہ شکستہ حالت میں ملا۔ پہلے منصوبہ میں ریلوے پر ۹۴ کروڑ روپیہ صرف ہوا۔ دوسرے منصوبہ میں ایک ارب ۷۰ کروڑ اور تیسرے منصوبہ میں دو ارب ۲۷ کروڑ خرچ کا پروگرام ہے۔ راولپنڈی میں ایک ریل کے ڈبے بنانے کا کارخانہ قائم کرنے کا پروگرام ہے جس میں ۱۷۰ ڈبے سالانہ تیار ہوں گے اس پر ۸ کروڑ روپیہ لاگت آئے گی۔ ریل گاڑیوں کے ۷۰ میل فی گھنٹہ چلانے کا بھی پروگرام ہے اور خیال ہے کہ اسی سال لاہور خانیوال کے درمیان بجلی سے گاڑی چلانے کا منصوبہ بھی مکمل ہو جائے گا۔

آزادی کے وقت ہماری سڑکوں کی لمبائی دو لاکھ پچاس ہزار میل تھی جن سے پاکستان کے حصہ میں اٹھارہ ہزار میل سڑکیں آئیں ۱۹۵۴ء تک سڑکوں کی تعمیر و مرمت پر ۵۳ کروڑ روپیہ صرف ہوا۔ پاکستان کے پہلے پانچ سالہ منصوبے کے دوران ۱۴ کروڑ روپیہ کے خرچ سے ۳۲۱۵ میل طویل سڑک بنائی گئی۔ دوسرے منصوبے میں ۱۳۸۳ میل سڑکوں کے علاوہ ۲۳ پل بھی بنائے گئے۔ تیسرے منصوبے میں دو ہزار ایک سو میل لمبی سڑکیں بنانے کا پروگرام ہے اس کے ساتھ ساتھ ملک میں موٹروں اور ٹرکوں کی تعداد بھی بڑھے گی۔ پچھلے ۸ سال میں ان کی تعداد میں ۱۷۵ فیصد اضافہ ہوا۔ اور اب تیسرے منصوبہ کے اختتام تک ۳۰ ہزار بسیں اور ٹرک مزید درآمد ہوں گے۔ مشرقی پاکستان میں ٹریفک کا تین چوتھائی بحری راستوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ایک لاکھ دس ہزار مال بردار اور دو لاکھ مسافر کشتیاں چل رہی ہیں۔ دوسرے منصوبہ میں بحری راستوں کے حالات بہتر بنانے کے لئے ۲۳ کروڑ خرچ ہوا۔ اور تیسرے منصوبہ میں ترانوے کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

تقسیم کے وقت ۵۶۵۰ ڈاکخانے تھے جو ۱۹۶۵ء تک ۱۱۵۰۰ ہو گئے۔ تیسرے منصوبہ میں مزید دو ہزار ڈاکخانے قائم ہوں گے۔ اب تعداد ۱۲۲۵۴ ہے ڈاک و تار پر تیسرے منصوبہ میں ۶۲ کروڑ صرف ہوگا

مجموعی طور پر اب تک ہر شعبہ میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے اور بجلی گیس اور پانی کے وسائل میں ۷ گنا اضافہ ہوا ہے۔ آزادی کے وقت ہماری فی کس اوسط آمدنی ۲۴۰ روپے تھی اور اب ۳۸۲ روپے ہے۔

تیسرے منصوبہ میں ترقی کا جو پروگرام ہے اس کے مطابق قومی پیداوار میں ۳۷ فیصد اضافہ کی امید ہے۔ ۵۵ لاکھ افراد کے لئے روزگار دلانے کا انتظام ہو گا۔ دفاع کے بعد حکومت سب سے زیادہ توجہ اب زراعت کی طرف دے رہی ہے جائیہ بجٹ کا بالواسطہ یا بلاواسطہ ۴۰ فیصد زراعت پر خرچ ہو گا۔ حکومت تمام معاشی مسائل جلد تر حل کرنا چاہتی ہے تاکہ ملک ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شمار ہو۔ اس کے کروڑوں عوام کا معیارِ زندگی بلند ہو۔ اس عظیم کام کے لئے حکومت کو عوام کا بھرپور تعاون درکار ہے۔ مسلسل محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے جیسا کہ صدرِ پاکستان نے پہلی قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

> "یاد رکھنا چاہیئے کہ خوشحالی کبھی اتفاق سے حاصل نہیں ہوا کرتی اس کے لئے مسلسل اور اَن تھک محنت کی ضرورت ہے۔ قوموں کی تعمیر و ترقی کا انحصار ماضی کے کارناموں پر نہیں بلکہ مستقبل کے لئے محنت اور جدوجہد پر منحصر ہے۔"

خدا کرے کہ مسلمانوں کی یہ عظیم سلطنت ہر آن ترقی کے راستے پر رواں دواں رہے اور اسے ہمیشہ تائیدِ ایزدی حاصل رہے۔ آمین +

ضرورت ہے،

مغربی و مشرقی پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں ہمیں اپنے تیار کردہ ریڈی میڈ ملبوسات کی فروخت کے لئے ایماندار اور ذمہ دار فل یا پارٹ ٹائم ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ محنتی اور دیانتدار افراد کے لئے معقول آمدنی کے مواقع ہیں تفصیلات کے لئے لکھیں:۔

پرنس گارمنٹ انڈسٹریز مینوفیکچرز اینڈ سپلائرز
ممتاز منزل بن روڈ لیاقت آباد کراچی ۱۹

بفضلہ تعالیٰ

آٹھویں میں وظیفہ کے خواہش مند طلباء اور ان کے والدین توجہ فرمائیں
کم خرچ بالانشین ۔ عبد الرحمٰن اتالیق
اتالیق منزل دار الصدر غربی الف ۔ ربوہ

خاص رعایت

ہر قسم کے اونی۔ سوتی۔ ریشمی کپڑوں کی رنگائی و ڈرائی کرانے والوں کے لئے ۲۵ فیصد خاص رعایت صرف ایک ماہ کے لئے، نیز عمدہ دھلائی کے لئے ہمارے ہاں تشریف لادیں۔

عزیز لانڈری گولبازار ربوہ

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مورخہ ۱۹۔ اگست ۱۹۶۷ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے حی و قیوم خدا کے حضور حاضر ہو گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ والدہ صاحبہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

محتاج دعا غلام رسول
(معرفت میاں سراج الحق صاحب موضع میرک ضلع ساہیوال)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں تاکہ آپ کی چٹھی کی بر وقت تعمیل کی جا سکے۔ (مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل ربوہ سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

پہلے سے بڑھ کر ولولہ اور جوش کے ساتھ ہر اُس تحریک پر صدقِ دل سے لبیک کہیں گے جو حضور دین و دنیا میں ان کی سرخروئی کے لئے فرمائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

سپاسنامہ پیش ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اہلِ ربوہ سے خطاب فرمایا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اس وقت جو ایڈریس پڑھا گیا ہے اس میں ایک تو اس تعلق کا اظہار ہوا ہے جو الٰہی جماعتوں کو اپنے امام سے ہوتا ہے دوسرے اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ اسلام جلد دنیا میں غالب آئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو امام مقرر کیا جاتا ہے اس کے دل میں جماعت کی محبت ایسے رنگ میں پیدا کی جاتی ہے کہ دنیا کے لئے اس کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اور جماعت کے دل میں بھی امام کیلئے ایسی والہانہ محبت ہوتی ہے کہ جسے سمجھنے سے دنیا قاصر ہوتی ہے۔ اس محبت کا نظارہ میں نے ربوہ سے لندن تک اپنے سفرِ یورپ کے دوران دیکھا۔

محبت کے چھلکتے ہوئے دریا

اس کے بعد حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ کس طرح ربوہ سے کراچی تک کے ریلوے سٹیشنوں پر اور پھر آگے راستہ میں تہران کے ہوائی اڈہ پر نیز فرنیکفورٹ، زیورک، ہیگ، ہیمبرگ، کوپن ہیگن، لندن، گلاسگو، بریڈ فورڈ، ہڈرز فیلڈ وغیرہ مقامات میں جہاں جہاں بھی حضور تشریف لے گئے وہاں کی مقامی جماعتوں کے احباب نے محبت و عقیدت کے جذبات سے سرشار ہو کر حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور نے فرمایا میں جہاں بھی گیا یا جن شہروں میں سے بھی گزرا۔ مجھے کیا پاکستان کے احباب اور کیا یورپ کے نومسلم احمدی احباب سب کی ہی آنکھوں میں محبت کے دریا چھلکتے نظر آئے۔ یہی منظر ہر جگہ واپسی کے سفر میں بھی دیکھنے میں آیا۔ الوداع کے دن جو نظارہ لندن میں دیکھا اسے میں فراموش نہیں کر سکتا اور اس وقت میرے دل کی جو کیفیت ہوئی وہ میرے لئے ناقابلِ بیان اور ناقابلِ فراموش ہے۔ لندن میں میرے قیام کے دوران ایک گیارہ سال کا بچہ مسجد میں کام کرتا تھا۔ وہ میرے پاس دوستوں کے پیغام لے کر آتا تھا۔ جس دن میں وہاں سے رخصت ہونے لگا تو سب دوست مجھے رخصت کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ اجتماعی دعا سے فارغ ہونے کے بعد جب میں احباب سے مل رہا تھا تو اچانک میری نظر اس بچہ پر پڑی اس پیارے بچے کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہہ رہا تھا۔ محبت کا یہ جذبہ اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالےٰ پیدا نہ کرے

یورپ کے فدائی احمدی

اس تعلق میں حضور نے یورپ کے نومسلم احمدی احباب کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا یورپ کی جماعتیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لگائے ہوئے پودوں کے شیریں پھل ہیں۔ نومسلم ہونے کے باوجود ان کے دل اللہ تعالےٰ کی محبت، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اور آپ کے خلفاء کی محبت سے سرشار ہیں۔ وہ جونی احمدی ہیں جو اپنا مال اپنا وقت اور اپنی جان اسلام کی خاطر ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی معجزنمائی

بعدہٗ حضور نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ یورپ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسلام کا پیغام نہایت وسیع پیمانہ پر پہنچا کیونکر ممکن بنایا کہ یورپ کے کروڑوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا اور ان پر یہ واضح کرنا کہ اگر وہ اسلام قبول کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سایہ میں پناہ نہیں لیں گے تو آسمانی پیشگوئیوں کے بموجب ایک ہولناک عالمگیر تباہی کی نذر ہوئے بغیر نہ رہیں گے بظاہر ناممکن نظر آتا تھا۔ حضور نے فرمایا ایسا کرنے کی نہ مجھ میں طاقت تھی نہ وہاں کی جماعتوں میں اور نہ آپ لوگوں میں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اپنی معجزنمائی سے یہ بات ممکن کر دکھائی۔ اس نے اپنے فضل سے ایسا تصرف کیا کہ وہاں کے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن سٹیشنوں نے میرے اس دورہ میں اتنی دلچسپی لی اور انہوں نے میری پریس کانفرنسوں اور تقریروں کی خبروں کو نمایاں طور پر اس کثرت سے شائع اور نشر کیا کہ وہ پیغام جو میں لے کر وہاں گیا تھا وہاں کے کروڑوں انسانوں تک پہنچ گیا یہ پیغام نہ صرف اس عاجز کے الفاظ میں بلکہ اس عاجز کی آواز میں پہنچا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام کا پیغام اور یہ انتباہ کہ اگر وہ اسلام قبول نہیں کریں گے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئی کے بموجب ان کا تیسری عالمگیر جنگ میں تباہ و برباد ہونا یقینی ہے وہاں اکثریت کے کانوں تک پہنچا دیا گیا ہے اور اس طرح ان پر اتمامِ حجت ہو گیا ہے۔

اس ضمن میں حضور نے خدائی تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے مسجد کوپن ہیگن کے افتتاح، پریس کانفرنس، ریڈیو اور ٹیلی ویژن انٹرویو اور استقبالیہ تقاریب میں تقاریر سے متعلق نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جو سامعین کے لئے از حد ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔ مثال کے طور پر حضور نے بتایا کہ جب ایک نمائندے نے مجھ سے پوچھا کیا آپ کے خیال میں یورپ میں اسلام پھیل جائے گا۔ تو میں نے اسے جواب دیا کہ محض خیال کا سوال نہیں بلکہ میں اس یقین اور وثوق پر قائم ہوں اور اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ یورپ میں اسلام غالب آکر رہے گا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی آئندہ کے متعلق پیشگوئیاں سلسلہ وار پوری ہوتی چلی آرہی ہیں اور ان کا پورا ہونا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ یورپ میں غلبۂ اسلام کی پیشگوئی بھی پوری ہوگی۔ اور ضرور ہوگی۔ یہ خدائی تقدیر ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کے پورا ہونے کو روک نہیں سکتی۔

علی الخصوص مسجد کوپن ہیگن کے افتتاح کے تعلق میں بتایا کہ اس کا چرچہ صرف ڈنمارک میں ہی نہیں ہوا بلکہ یہ چرچہ یورپ کے دوسرے ممالک نیز افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ تک بھی پہنچا۔ چنانچہ مسجد کے افتتاح کی فلم مغربی جرمنی کے تمام ٹیلی ویژن سٹیشنوں سے دکھائی گئی اسی طرح مشرقِ وسطیٰ کے ایک اسلامی ملک میں بھی ٹیلی ویژن پر اس کی دو بار نمائش ہوئی۔ نیز نائیجیریا میں بھی لوگوں نے مسجد کے افتتاح کے مناظر ٹیلی ویژن پر دیکھے۔ مراکش ریڈیو نے مسجد کے افتتاح کی خبر تین بار نشر کی۔ ابھی اور ممالک سے بھی اخباروں کے تراشے اور ٹیلی ویژن پر نمائش کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

احبابِ جماعت کا فرض

حضور نے اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت اور فضل و رحمت کے متعدد نشانوں کا روح پرور انداز میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا ان خدائی نشانوں کو دیکھ کر ہر احمدی کا سر اللہ تعالےٰ کے حضور ہمیشہ جھکا رہنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا بڑے ہی فضلوں کے وارث ہیں ہم لوگ ہمیں ہر وقت اور ہر آن اللہ تعالےٰ کی حمد بیان کرتے اس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے فضلوں کو آئندہ بھی بارش کے قطروں کی طرح برساتا چلا جائے اور ہمیں اپنے فضل سے غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں پورے طور پر کامیاب و کامران کرے۔ حضور نے فرمایا میں ایک چھوٹی سی نصیحت کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جو انسان عاجزی اور تضرع اور نیستی کے مقام کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس سے بہت پیار کرتا ہے حضور نے فرمایا اللہ اور رسولؐ کے بُت مال و دولت عزت و عظمت اور اسی طرح کے تمام دوسرے بتوں کو توڑ کر پھینک دو اور اپنے عبودیت کے مقام کو پہنچو تو تب تمہیں معلوم ہو گا کہ تمہارا خدا کتنا پیار کرنے والا ہے۔

اس روح پرور خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے پر تمام حاضرین نے حضور کی اقتداء میں نمازِ عشاء ادا کی جس کے بعد یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

یومِ فضائیہ کے موقع پر
باسکٹ بال میچ

ربوہ ۸ ستمبر۔ کل مورخہ ۷ ستمبر بروز جمعرات یومِ فضائیہ کے موقع پر شہداء کی یاد میں باسکٹ بال کا ایک نمائشی میچ سکواڈرن لیڈر سرفراز رفیقی شہید اور فلائٹ لفٹنٹ یونس حسن شہید کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا سرفراز رفیقی شہید ٹیم ۲۷ کے مقابلہ میں ۳۳ پوائنٹس سے اپنے مدِ مقابل کی ٹیم سے جیت گئی

(ناظم صحت جسمانی)

داخلہ جامعہ احمدیہ

دینی شغف رکھنے والے میٹرک، ایف اے، بی اے۔ اور ایم اے۔ پاس طلبہ جو جامعہ میں تعلیم حاصل کر کے خدمتِ دین کرنا چاہتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں ۱۶-۱۷-۱۸ ستمبر کو داخلہ ہو گا۔ خواہشمند طلباء اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تاریخوں میں داخلہ وانٹرویو کے لئے جامعہ میں صبح ۸ بجے پہنچ جائیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷